مغربی تہذیب کا بحران

یورپ —— ایک وسیع پاگل خانہ

جناب ریاض الحسن نوری صاحب

(۲)

مغرب میں محرمات سے بدکاری یورپ میں محرمات سے بدکاری عام خیال سے کہیں زیادہ ہے۔ اعداد و شمار سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ ایک تو جدید دور کی عریانی اور فحاشی ہے مگر اس میں مغرب کی بگڑی ہوئی عیسائیت کا بھی کافی ہاتھ ہے۔ قرون وسطیٰ کے پوپوں اور پادریوں میں یہ عیب بہت زیادہ تھا۔ اسی وجہ سے ان پادریوں نے بائیبل تک میں تحریف کر ڈالی۔ یورپین مصنفین کی کتابوں میں ہمیں کئی پوپوں پر محرمات سے ناجائز تعلقات کے الزامات ملتے ہیں۔

Lecky کے حوالے سے برٹرینڈ رسل لکھتا ہے:

The writers of the middle ages are full of accounts of nunneries that were like brothels ······ that inverterate prevalence of incest among the clergy............

یعنی قرونِ وسطیٰ کے مصنفین کی تصنیفات ایسے بیانات سے بھری پڑی ہیں جن میں کہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ننوں کی رہائش گاہیں قحبہ خانے بنے ہوتے تھے جہاں کہ ناجائز بچوں کو بھاری تعداد میں مار ڈالا جاتا تھا۔ مزید یہ کہ پادریوں میں محرمات سے بدکاری اس قدر عام اور عادی روایات بن چکی تھی کہ بار بار سخت قوانین کے ذریعے پادری حضرات پر یہ پابندی لگائی جاتی رہی کہ وہ اپنی ماں بہنوں کے ساتھ رہائش اختیار نہ کرنے پائیں ...... ریفارمیشن سے پہلے یہ شکایتیں عام اور پُرزور طریقوں سے آتی رہتی تھیں کہ گناہوں سے معافی (Confessionals) کو بدکاری

کے ذریعے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے [۱]۔

بینجمن اور ماسٹرز لکھتے ہیں کہ امریکہ میں یورپین مردوں اور افریقی عورتوں کے تعلقات کے نتیجے میں محرمات سے بدکاری بہت عام ہوگئی۔ کیونکہ لونڈیوں کے مالک ان سے ہونے والی اپنی ہی صلبی اولاد سے اس کے بدلتے ہوئے رنگِ بدن کی وجہ سے لطف اندوز ہونا چاہتے تھے۔ ریکارڈ پہ ایک اسّی سال کے پیٹے میں پہنچے ہوئے "جنٹلمین" کا واقعہ موجود ہے جس نے اپنی ہی اولاد در اولاد سے پانچ نسلوں تک جنسی تعلقات قائم کیے۔ یعنی اپنی بیٹی، پھر اس سے جو بیٹی پیدا ہوئی۔ پھر اس کی بیٹی سے جو بیٹی پیدا ہوئی۔ پھر آگے اس کی بیٹی، اور یہ سب کی سب اپنے ہی صلب سے بعد ازاں اس کی نظر اپنی ہی پوتی کی پوتی کی بیٹی پہ بھی جو ابھی پروان چڑھ رہی تھی [۲]۔

محرمات سے بدکاری کی ایسی مثال کسی بھی ایشیائی ملک یا قوم میں ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتی۔ یہ محض مغربی تہذیب ہی کا طرۂ امتیاز ہے۔

بدکاری بطور ایک مہذبانہ فیشن کے

مشرقی عوام یہ سمجھتے ہیں کہ یورپ میں عام بدکاری اور محرمات سے بدکاری کوئی ماڈرن چیز ہے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ جس جنسی آزادی یا بے راہ روی کو ہمارے لوگ ماڈرن سمجھ کر اپنانا چاہتے ہیں۔ یہ تو یورپ کا دقیانوسی رواج ہے جس کا علم ہم کو اب ہوا ہے۔

G. Rattray Taylov اپنی مشہور کتاب ہسٹری آف سیکس میں قرونِ وسطیٰ کی جنسی تاریخ کے باب (باب دوم) میں یوں لکھتا ہے:۔

یعنی ہمارے دور کے پہلے ہزار سالہ عرصے کے دوران انگریزوں کی جنسی زندگی کا خاصہ جبری بدکاری اور محرمات سے ملوث ہونا تھا۔ اور اس کے بعد کے دور میں سدومیت Sadomy کا ہٹر یا پھیل گیا...... قرونِ وسطیٰ کا یورپ ایک عظیم پاگل خانے کا مثل ہوگیا...... مذہبی عبادت گاہیں اکثر جنسی غلاظت کے اڈے بن گئے [۳]۔

Worlds Greatest Scandles P. 171

P. 44 Marriage and Morals by Bertrand Russell.

PP. 64 The Prostitute in Society.

آٹھویں صدی میں Boniface لکھتا ہے کہ انگریز قوم شادی سے سخت نفرت کرتی ہے۔ MATRIMONY Utterly despise [1] اور لوگ جائز بیویاں رکھنے سے بالکل انکار کرتے ہیں اور ہنہناتے گھوڑوں اور ڈھینچوں ڈھینچوں کرتے گدھوں کی مانند جنسی بے راہ روی کی زندگی گذارتے ہیں ...... اس کے سو سال بعد Alcuin اعلان کرتا ہے کہ ملک بدکاری۔ شادی شدہ عورتوں سے بدکاری اور محرمات کی بے احترامی کے طوفان میں بالکل ڈوب چکا ہے اور شرم و حیا بالکل ناپید ہیں۔

اس کے تین صدیوں بعد John آف سالسبری اپنے خیالات یوں نظم میں بیان کرتا ہے۔

Thys is now a common synne
for almost hyt is every-whore
Agentyle man hath a wife and a hore,
and wives have now comunly
Here husbandys and a ludby

چوسر کے صفحات سے واضح ہو جاتا ہے کہ چودھویں صدی عیسوی میں بھی ایسی بیویاں بہت تھیں Such as wife of Bath جو بغیر کسی پس و پیش کے غلیظ گناہ کے موقع کے لیے تیار رہتی تھیں۔ مرد چھوٹے کوٹ پہنتے تھے اور زیریں لباس میں اہتمام تھا کہ اعضائے اسفل نمایاں رہیں۔ اس غرض کے لیے مروج مخفیلے نما لباس کا نام Breguette تھا۔ کاڈپیس Codpiece اس کے مقابلے میں پھر بھی زیادہ باحیا لباس ہے۔

آخر کار ایڈورڈ چہارم کے دور میں کامنز نے یہ درخواست پیش کی کہ کسی نائٹ وغیرہ کو ایسے لباس کی اجازت نہ ہونی چاہیے۔ ان کا کوٹ اتنا لمبا ہونا چاہیے کہ جس سے سامنے کا حصہ اور پیچھے کے حصے Buttokks مستور ہوں۔ البتہ بہت بڑے لوگ یعنی اسٹیٹ آف اے لارڈ یا اس سے بڑے لوگ جیسا لباس پسند کریں پہن سکتے ہیں۔ اس دور فساد میں پادریوں نے بھی اپنے کوٹ گھٹنوں تک چھوٹے

---

[1] گویا جدید دور کے جو ماڈرن حضرات شادی کے خلاف ہیں وہ درحقیقت ماڈرن نہیں بلکہ رجعت پسند ہیں اور قرونِ وسطیٰ کی طرف رجعت کرنا چاہتے ہیں۔

کر دیے اور اس سے اگلی صدی میں کوٹ اتنے مختصر بنا لیے کہ جو ان کے درمیانی جسم کو نہ ڈھانکتے تھے۔

کروسیڈ کے بعد حماموں کا رواج ہو گیا جو قحبہ خانوں میں تبدیل ہو گئے۔ ونچسٹر کے بشپ کے ماتحت بہت سے ایسے قحبہ خانے چلتے تھے۔ اسی سے انگریزی زبان کا محاورہ Winchester Geese بنا ہے۔ کم از کم ایک انگریز کارڈینل نے چرچ کی طرف سے سرمایہ کاری کے طور پر ایک قحبہ خانہ خریدا تھا[1]......

لیکن شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ ایک قسم کی سادگی بھی چلتی تھی۔ مرد اور عورتیں بالکل عریاں یا تقریباً عریاں حالت میں اس طرح سے سڑکوں پر سے گزر کر حماموں کا رخ کرتے جو کہ آج سوائے نہانے کے مقام کے ناممکن ہے...... شرفاء کی لڑکیاں شاہ چارلس پنجم کے سامنے عریاں پریڈ کرنے کو باعثِ عزت خیال کرتی تھیں۔

...... آج کل کنگ آرتھر کے نائٹوں کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ شرافت اور بہادری کے پیکر تھے مگر حقیقت اس کے بالکل الٹ ہے۔ عیسائی مؤرخ Gildas ان کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ نائٹ شیخی باز، قاتل، بدکاریوں اور برائیوں میں ملوث اور خدا کے دشمن ہوتے تھے — بہت سی بیویاں رکھنے کے باوجود وہ بہت سی شادی شدہ اور غیر شادی شدہ عورتوں سے تعلقات گناہ استوار کرتے۔ لیڈیوں کے اخلاق بھی کچھ بہتر نہ تھے۔ کنگ آرتھر کے دربار میں جب ایک ایسی جادو کی انگوٹھی پیش کی گئی جسے صرف کوئی باعصمت عورت ہی پہن سکتی تھی تو دربار کی ایک بھی لیڈی اس کو پہننے کے لیے تیار نہ تھی۔

اصول یہ تھا کہ کوئی عورت اگر ایک نائٹ کو دوسرے نائٹ کے ہمراہ مل جائے تو پہلا نائٹ اگر چاہے تو دوسرے نائٹ سے لڑ کر اس عورت کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس عورت سے جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس طریقے سے حاصل کرنے پر اس پہ کوئی حرف نہیں آ سکتا۔

اور Trail Man کہتے ہیں کہ اس دور کی نظموں اور عشقیہ واقعات سے واضح ہو جاتا ہے کہ کسی

---

[1] یاد رہے کہ ملکہ وکٹوریہ کے دور کے انگریز شرفاء کی قحبہ خانوں میں سرمایہ کاری عام تھی۔

Worlds Greates Scandals P. 33
by Charls Franklin.

اکیلی عورت کو دیکھ کر بھی ہر نائٹ کے دل میں پہلا خیال جو آتا تھا وہ یہ ہوتا کہ اس بے یار و مددگار عورت کے ساتھ زیادتی کیسے کی جائے۔ Gawain جو نائٹ ہڈ اور شرافت و اخلاق کا مثالی نمونہ خیال کیا جاتا تھا۔ اس نے Grande Lis سے زنا بالجبر کیا۔ کیونکہ اس نے انکار کر دیا تھا۔ اس پیکر شجاعت نے اس کے آنسوؤں اور چیخ و پکار کی کوئی پروا نہ کی۔ Malory کا بیان ہے کہ جب ایک نائٹ کنگ آرتھر کے دربار میں داخل ہوا اور ایک چیختی چلاتی اور زار و قطار روتی عورت کو زبردستی اٹھا کر لے گیا تو بادشاہ خوش ہو گیا۔ کیونکہ وہ بہت شور مچا رہی تھی[۱]......

......وہ نائٹ جو Chetelaine آف Couci سے محبت کرتا ہے۔ وہ ازشادی کے بجائے (محض یہ کہتا ہے: Jesus[۲] بس میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کا بے لباس جسم میرے بازوؤں میں ہو۔ غرض کہ شادی محض ایک وقتی چیز سمجھی جاتی تھی اور کسی بہادری کے کام پر بادشاہ کی لڑکی کے ہاتھ کا وعدہ بھی کوئی بندھن کا وعدہ نہ ہوتا تھا...... کسی عورت کا اپنی عصمت کو کسی نائٹ کے سامنے پیش کرنا قابل تعریف فعل سمجھا جاتا تھا۔ Gowain اپنی معشوقہ کے اچھے ذوق کی اس بنا پر تعریف کرتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو سرخ نائٹ جیسے بہادر جنگجو کو پیش کیا۔ (گویا جو شے باعث قدح تھی، وہ وجہ مدح بن گئی)...... ایک اور داستانِ محبت میں جب خاوند اپنی بیوی کو بے وفائی پر لعن طعن کرتا ہے تو بیوی کہتی ہے۔ مائی لارڈ! اس سے آپ کی عزت پر کوئی حرف نہیں آیا۔ کیونکہ میں نے جس شخص سے معاشقہ کیا ہے وہ ایک بیرن ہے، جو ہتھیاروں کے استعمال کا ماہر ہے، اس کا نام Roland ہے اور وہ شاہ چارلس کا بھتیجا ہے۔

---

[۱] نپولین کے فوجیوں کو خود اپنی قوم کی لڑکیوں کو سڑک پر سے اٹھا کر حیوانی جبر کی اجازت تھی اور خود نپولین کا لڑکیوں کو اغوا کرانا بھی اسی قدیم رواج پر عمل تھا۔

[۲] غرضیکہ جس طرح قرون قدیم اور وسطیٰ کے نام نہاد عیسائی اپنے مذہبی اخلاق کو پس پشت ڈال دیا کرتے تھے۔ اسی طرح کی پیروی میں بیسویں صدی کی انگلینڈ کی پارلیمنٹ نے قحبہ گری اور ساڈومیت کو بالآخر جائز قرار دے دیا۔ یہ بھی دراصل رجعت پسندی ہی ہے، ایچ نہیں ہے۔

خاوند یہ سن کر خاموش ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ نائٹ طبقے کا ان طریقوں سے مقصد فی الحقیقت عیسائی قوانین کی مخالفت کرنا یا اخلاق کو خیر باد کہنا نہیں تھا، بلکہ وہ تو اپنے انہی رسم و رواج کو جاری رکھے ہوئے تھے جو عیسائی مشنریوں کے آنے سے پہلے وہاں رائج تھے اور ان کے آنے کے بعد بھی بہت سی صدیوں تک ان کا سکہ چلتا رہا۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ رسمی شریعت مذہب عیسائیت پر غالب آگئی اور اس کا غلبہ آج بھی برقرار ہے۔ عیسائی دور کی پہلی چند صدیوں کے حالات پر آئرلینڈ کے لٹریچر سے روشنی پڑتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ کنوارپن کی کوئی قدر نہ تھی۔ شادی ایک دفع الوقتی کا انتظام ہوتا تھا۔ ملکہ Medb اپنے خاوند کو فخریہ انداز میں بتاتی ہے کہ شادی سے پہلے اس کے دوسرے سلسلہ ہائے عشق چل رہے تھے۔ شاہ Conchobar Sualdam کی بہن Dechtin سے یہ جانتے ہوئے بھی شادی کر لیتا ہے کہ وہ کسی اور سے ملوث ہے۔ جب شہزادی Findabair اپنی ماں سے کہتی ہے کہ اُسے تو مخالف کیمپ کا بھیجا ہوا پیامی بڑا بھلا لگتا ہے تو ملکہ جواب میں کہتی ہے کہ اگر تم اُسے پسند کرتی ہو تو آج رات اُس کے ساتھ بسر کرو[1]۔ Chivalry کے دور سے بھی زیادہ اس دور میں شادی کو محض وقتی معاملہ سمجھا جاتا تھا۔ قرونِ وسطیٰ کے آخری دور تک بار بار بیویاں بدلنا عام تھا۔ اسی سے ہنری ہشتم کے شادیوں کے تجربات کو سمجھا جا سکتا ہے۔ Dunham نے زور شور سے دعویٰ کرتا ہے کہ فرینکش بادشاہ اکثر ان خرابیوں میں پڑ کر صحت برباد کر کے تیس سال کی عمر سے پہلے ہی مر جایا کرتے تھے۔

قدیم مغربی معاشرے میں عریانیت میں کوئی شرم محسوس نہ کی جاتی تھی۔ نہ صرف یہ کہ جنگی بہادر رسوائے میدان جنگ کے، عام طور سے عریاں رہتے تھے، بلکہ عورتیں بھی آزادی سے کپڑے اُتار دیا کرتی تھیں — پس جب Ulster کی ملکہ اور دربار کی تمام عورتیں جن کی تعداد ۶۱۰ تھی Cuchulainn کے استقبال کو گئیں تو کمر سے اوپر بالکل عریاں تھیں۔ پھر اُس کے سامنے آکر سکرٹوں کو اُٹھا کر بدن کے خفیہ حصوں کو بھی ظاہر کر دیا۔ اس طریقے سے وہ اُن کو بتانا چاہتی تھیں کہ وہ اُس کی کتنی عزت کرتی ہیں —

(باقی)

---

[1] ذرا خیال کیجیے، خدا کے ایک پاک باز اور پاکبازی کی تعلیم دینے والے پیغمبر (علیہ السلام) کا نام کہاں کس مقصد سے استعمال ہو رہا ہے۔ مغرب نے تو اپنے تسلیم کردہ انبیاء سے بھی انصاف نہیں کیا۔ (دستے۔ ص)